جلد ۱ | ۳ر ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۱۸ ذیقعد ۱۳۶۶ھ | ۳ر اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲ر اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

مشرقی اور مغربی پنجاب کا تبادلہ آبادی

ہم شروع سے تبادلہ آبادی کے خلاف رہے ہیں۔ تبادلہ آبادی کی وجہ سے جو تباہی اور بربادی آئی ہے۔ اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور ابھی اس تباہی اور بربادی کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور خدا ہی جانتا ہے کہ کب جا کر ختم ہوگا۔ ہر آدمی جو ادھر سے ادھر جاتا ہے۔ وہ حقیقی یا بناوٹی مظالم کی ایک لمبی داستان دوسرے ملک میں اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ اور ہر مجلس میں جب وہ ان مظالم کی داستان سناتا ہے تو سامعین کے چہروں کا تاثر اور ان کی داد اسے اپنی کہانی میں مزید مبالغہ کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ ہر نئے شہر اور ہر نئے گاؤں میں اس کی کہانی زیادہ سے زیادہ بھیانک صورت اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔ اور ان واقعی یا خیالی داستانوں کا نتیجہ ایک بے انتہا بغض اور کینہ کی صورت میں لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں پیدا ہوتا جاتا ہے۔ جو صرف حال کو ہی مکدر نہیں کرتا۔ بلکہ مستقبل کو بھی بھیانک بناتا چلا جاتا ہے۔ ہمارا تو اب بھی یہی خیال ہے کہ دونوں ملکوں کی آبادی کو پھر اپنے اپنے گھروں میں بسایا جائے۔ اور اس تبادلہ آبادی کے سلسلہ کو کلیتہً روک دیا جائے۔ ہمارے نزدیک یہ اب بھی ممکن ہے بشرطیکہ غیر معمولی جدوجہد اور کوشش سے کام لیا جائے لیکن جب تک خدا تعالےٰ لیڈروں کے دلوں میں یہ تحریک پیدا نہیں کرتا۔ اور جب تک خدا تعالےٰ بھاگنے والوں کے دلوں کو پھر دوبارہ ہمت نہیں بخشتا۔ تب تک مجبوراً دوسری تدبیروں سے کام لینا ہی پڑے گا۔ اور تبادلہ آبادی کے کام کو کسی بہتر صورت میں سرانجام دینا ہی ہوگا۔ جس وقت تبادلہ آبادی کا کام شروع ہوا ہے۔ مغربی پنجاب میں غیر مسلم ۳۲ لاکھ کی تعداد میں بستے تھے۔ اور مشرقی پنجاب میں ۴۴ لاکھ مسلمان تھے۔ گویا جب کام شروع ہوا ہے۔ اسی وقت سے مغربی پنجاب کا کام مشرقی پنجاب کی نسبت زیادہ مشکل تھا۔ دوسری مشکل یہ تھی۔ کہ غیر مسلم اس کام کے لئے پہلے سے تیار تھے۔ اور مسلمان اس کام کے لئے تیار نہیں تھے۔ تیسری مشکل یہ تھی۔ کہ غیر مسلموں کی جائدادوں کا ایک بڑا حصہ سونے اور چاندی اور دوسری قیمتی اشیاء کی صورت میں تھا۔ اور مسلمانوں کی جائداد کا بڑا حصہ زمینوں مکانوں۔ مویشیوں اور گھر کے اسباب کی صورت میں تھا۔ ظاہر ہے کہ سونا چاندی اور قیمتی اشیاء بہت تھوڑی سی جدوجہد کے ساتھ ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ یہ حصہ مال کا تو پہلے ہی چند دنوں میں سکھ اور ہندو نکال کر لے گئے۔ اس کے بعد چونکہ وہ لوگ پہلے سے تیار تھے۔ انہوں نے اپنے ارد گرد کے مسلمانوں پر حملے کر کے ان کے اموال بھی لوٹ لئے۔ اور یہ لوٹا ہوا مال ان ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے ہندوستان پہنچانا شروع کیا۔ جو ہندوستان سے مغربی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو نکالنے کے لئے آ رہے تھے۔ ان جہازوں میں بالعموم ہندوؤں اور سکھوں کا اپنا مال نہیں جاتا تھا۔ بلکہ لوٹا ہوا مال جاتا تھا۔ اپنا مال وہ بعد میں قافلوں کے ذریعہ سے لے گئے۔ اور اس طرح قانونی گرفت سے محفوظ رہے۔

مغربی اور مشرقی پنجاب کے تبادلہ آبادی کے افسروں میں بھی ایک بہت بڑا فرق تھا۔ مغربی پنجاب کے تبادلہ آبادی کے افسر انگریز تھے اور ہیں۔ مشرقی پنجاب نے بہت جلد انگریز افسروں کو بدل کر ان کی جگہ ہندو اور سکھ لگا دیئے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ایک انگریز کو مسلمان کی جان اور مال کی اتنی فکر نہیں جتنی ایک ہندو اور سکھ کو ہندو اور سکھ کے مال اور جان کی فکر ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوؤں اور سکھوں کا خروج بہت جلدی اور بہت عمدگی کے ساتھ ہوتا چلا گیا۔ اور مسلمانوں کے اس ملک کے داخلہ میں مشکلات بھی پیدا ہوئیں۔ اور دیر بھی ہوئی۔ اب یہ حال ہے کہ ۲۶۔ ۲۷ لاکھ مسلمان مشرقی پنجاب میں پڑا ہے لیکن ہندو اور سکھ مغربی پنجاب میں صرف سات آٹھ لاکھ ہے۔ جس دن یہ سات آٹھ لاکھ ختم ہوگیا مشرقی پنجاب میں باقی رہ جانے والے مسلمانوں کی جانوں کا اللہ ہی حافظ ہوگا۔ ابھی تو ان سات لاکھ آدمیوں کی حفاظت کے خیال سے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت بھی بعض افسر کرتے رہتے ہیں۔ جب سب ہندو اور سکھ یہاں سے نکل گئے۔ تو پھر کوئی سیاسی محرک بھی مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی جان بچانے کا باقی نہیں رہے گا۔ پہلے ریلیں چلتی تھیں تاکہ ایک دوسرے کے ملک کے پناہ گزینوں کو نکال لے جائیں۔ لیکن اب وہ سلسلہ بھی بند ہو رہا ہے۔ اب پیدل قافلے چلتے ہیں۔ مگر مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب کی طرف مسلمانوں کو منتقل کرنے کے لئے پیدل قافلے بھی اب کم ہی چلتے ہیں۔ بیسیوں جگہیں ایسی ہیں جہاں ہفتوں سے مسلمان پڑے ہیں۔ فاقے مر رہے ہیں۔ لوٹے جا رہے ہیں۔ قتل کئے جا رہے ہیں۔ لیکن ان کے نکالنے کی اب تک کوئی تجویز نہیں کی گئی۔ جالندھر۔ نکودر۔ گڑھ شنکر۔ راہوں۔ فتح گڑھ چوڑیاں اور قادیان چلا چلا کر تھک گئے ہیں۔ لیکن پناہ گزینوں کو نکالنے کے لئے اب تک کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کام بہت بڑا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کارکن بہت تھوڑے ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان کی گورنمنٹ نے آنے والوں کے بسانے کے متعلق جو کوششیں کی ہیں۔ وہ حیرت انگیز بھی ہیں۔ اور قابل قدر بھی۔ لیکن ہمارے نزدیک مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو نکالنے کی جو تدابیر کی گئی ہیں۔ وہ پوری مؤثر نہیں۔ جب مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کے درمیان یہ سمجھوتہ ہوا۔ کہ ریفیوجی کیمپ کا بنانا اس ملک کے اختیار میں ہوگا۔ جس ملک میں پناہ گزین بیٹھے ہونگے۔ تو گو یہ معاہدہ مغربی پنجاب کی حکومت نے کسی حکمت کے ماتحت ہی کیا ہوگا۔ اور اس میں کچھ فائدہ ہی اس نے سوچا ہوگا۔ مگر اس دن سے مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر بہت بڑی تباہی آ رہی ہے۔ چالیس چالیس پچاس پچاس ہزار آدمی جن جگہوں پر بیٹھے ہیں۔ ان کو ریفیوجی کیمپ نہیں بنایا جاتا۔ کیونکہ اب مسلمان کے لئے ریفیوجی کیمپ بنانا مشرقی پنجاب کی حکومت کے اختیار میں ہے۔ اور جب مسلمان پناہ گزینوں کے علاقوں

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کو ریفیوجی کیمپ ہی قرار نہیں دیا جاتا۔ تو ان کی خوراک کی ذمہ واری بھی مشرقی پنجاب کی حکومت پر عائد نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ سے وہ لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ وہ گاڑیاں نہیں مانگتے۔ وہ کچھ اور امداد طلب نہیں کرتے۔ ان کی فریاد صرف یہی ہے۔ کہ ان کو مشرقی پنجاب سے نکال کر پاکستان کی سرحدوں میں داخل کر دیا جائے۔ یہ بے کس اور بے پناہ ہجوم بعض تو پاکستان کی سرحد کے اتنے قریب بستے ہیں۔ کہ تھوڑی سی جدوجہد سے ان کو نکالا جا سکتا ہے۔ لیکن کوئی نہ کوئی روک ان کو نکالنے میں پیدا ہوتی ہی چلی جاتی ہے۔ ہم مغربی پنجاب کی پاکستانی حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس امر کی طرف زیادہ توجہ دی جائے ان لوگوں کا لاکھوں روپیہ کا مال لوٹا گیا ہے اور ہر روز ان کی عورتوں کی آبرو ریزی کی جاتی ہے۔ ہماری غیرت اور حمیت کا تقاضا ہے۔ کہ اور سب کام چھوڑ کر بھی اس کام کو کیا جائے۔ ان لوگوں کے ادھر لانے میں پاکستان کا بھی فائدہ ہے۔ وہ وہاں بے کار بیٹھے ہیں۔ اور ہر روز ان کے مال لوٹے جا رہے ہیں۔ اگر وہ کچھ مال بچا کر لے آئے۔ تو پاکستان کی دولت بڑھے گی۔ اور اگر یہاں آکر انہوں نے مختلف کام شروع کر دیئے۔ تو پاکستان کی اقتصادی حالت میں ترقی ہوگی۔ آج پاکستان کی ہر اسلامی انجمن اور ہر اسلامی ادارے کو اس امر پر اپنی توجہ مبذول کر دینی چاہیئے۔ اسی طرح ہر باہمت اور بارسوخ شخص کو ذمہ دار لوگوں کو توجہ دلانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ وہ بہادر اور قربانی کرنے والے افسر جنہوں نے پہلے بھی بہت کچھ کام اس سلسلہ میں کیا ہے۔ انہیں اپنی ہمت کی کمریں کس کر اور بھی زیادہ جوش سے اس کام کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا کرے کہ ہماری یہ آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو۔ اور لاکھوں مسلمانوں کی جانیں اس تباہی سے بچ جائیں۔ اور اس بلاء عظیم کے آنے سے پہلے جو کہ دمبدم ان کے قریب آ رہی ہے۔ وہ پاکستان میں داخل ہو جائیں۔

حال ہی میں ہندوستان یونین کے پرائم منسٹر مسٹر نہرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے ہندو اور سکھ کو بہت ہی جلد وہاں سے منتقل کر لیا جائے گا۔ لیکن مشرقی پنجاب کے مسلمان کہیں دسمبر تک جا کر پاکستان میں پہنچ سکیں گے۔ ان الفاظ سے ہر مسلمان حقیقت حال کو سمجھ سکتا ہے۔ اگر یہ بھی سمجھ لیا جائے۔ کہ سارے ہندو اور سکھ اکتوبر میں منتقل ہو جائیں گے۔ تو مسلمانوں کو پورے طور پر منتقل ہونے میں نومبر اور دسمبر دو اور مہینے لگیں گے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان دو مہینوں میں وہ پاکستان کی طرف منتقل ہونگے غالب خیال یہی ہے۔ کہ وہ اگلے جہان کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ کیونکہ ہندوستان یونین کے لیڈر گو بڑے زور سے امن کے قیام کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ اور ہمارے خیال میں کم سے کم ایک حصہ ضرور دیانتداری سے ایسا کر رہا ہے۔ خصوصاً مسٹر نہرو جن کے خیالات نیشنلسٹ ہیں۔ لیکن باوجود ان اپیلوں کے ماتحت عملہ کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ چھوٹے افسر یہ بات برملا کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر نہرو کو باتیں کرنے دو۔ ہم نے جو مقصد اپنے سامنے رکھا ہے اسے پورا کر کے چھوڑیں گے۔ پس پیشتر اس کے کہ مغربی پنجاب ہندو اور سکھ سے خالی ہو۔ مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کو وہاں سے نکال لینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنے گھروں کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور میدانوں میں پڑے ہیں ہمارے نزدیک ان کا واپس مشرقی پنجاب میں بسنا تو ضروری ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ہوگا۔ جب وہ یہاں آکر ذرا امن کا سانس لے لیں۔ ہندوستان یونین اور پاکستان کا باہمی سمجھوتہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہمارا ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ہمیں اس کام کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ دونوں ملکوں کے عقلمند اور مدبر آخر اس خیال کے قائل ہو جائیں گے اور سب مل کر ان فتنوں اور فسادوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن جب تک وہ دن آئیں ہمیں اپنے بھائیوں کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کا خیال کبھی بھی دل سے اوجھل نہ ہونے دینا چاہیئے پاکستان کی بنیاد بے غیرتی پر نہیں۔ بلکہ غیرت پر رکھی جانی چاہیئے ؛

قادیان جانیوالے ٹرک بٹالہ میں روک لئے گئے

لاہور ۸ر اکتوبر۔ کل چار ٹرک سیول ڈیپارٹمنٹ کے لاہور سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ تاکہ اس محکمہ کے بعض ملازمین کے رشتہ داروں کو وہاں سے لے آئیں۔ یہ ٹرک لاہور سے غیر مسلم پناہ گزین بھر کر امرتسر لے گئے۔ جن کے امرتسر میں اتر جانے کے بعد ان ٹرک والوں نے وہاں کے حکام سے کہا کہ ہمیں ایسے غیر مسلم پناہ گزین دے دیں۔ جو قادیان یا بٹالہ جانا چاہتے ہوں۔ انہیں جواب ملا۔ کہ ایسے پناہ گزین کوئی نہیں ہیں۔ جب ٹرک والوں نے اس مضمون کا سرٹیفکیٹ طلب کیا تو انہیں جواب دیا گیا۔ کہ اس سرٹیفکیٹ کی کوئی ضرورت نہیں مگر ٹرک جب بٹالہ پہونچے۔ تو انہیں وہاں سے یہ کہہ کر واپس کر دیا گیا۔ کہ تم غیر مسلم پناہ گزین بھر کر کیوں نہیں لائے۔ اور اگر پناہ گزین نہیں تھے۔ تو انہیں اس مضمون کا سرٹیفکیٹ لانا چاہیئے تھا۔ نیز یہ بھی کہا گیا۔ کہ وہ قادیان بہرحال اس لئے بھی نہیں جا سکتے۔ کہ کچھ عرصہ تک کے لئے قادیان کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ لاچار ان چار ٹرکوں کو خالی ہی واپس لاہور آنا پڑا۔ اور اس طرح پٹرول اور ان تمام لوگوں کا وقت ضائع کر کے پاکستان کو نقصان پہنچایا گیا۔

(سیکرٹری انجمن انصار المسلمین لاہور)

احباب قادیان کیسی دعاؤں کے محتاج ہیں

احباب بخوبی جانتے ہیں کہ ہم لوگ محض اپنے مولیٰ کے توکل پر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں دشمن توپوں بندوقوں اور تلواروں سے مسلح ہے۔ مگر ہم بے دست و پا ہیں نہ کوئی ہتھیار پاس ہے اور نہ اوزار۔ ہاں جماعت کی درد بھری دعاؤں کے طلبگار ہیں۔ مگر وہ دعائیں کیسی ہوں۔ اس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تشریح کافی روشنی ڈالے گی۔

"دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے۔ کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جانے۔ اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا۔ اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیتا ہے۔ ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقدِ ہمت بن جائے۔" (الحکم جلد ۳ ص۱۹)

ہم جانتے ہیں کہ اس دردناک حالت سے کوئی احمدی نہیں جو بے قرار نہیں ہے۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں اگر جماعت کے ہر فرد کی دعائیں اس شان کے ساتھ حقیقی مقام تک پہنچ جائیں تو انشاء اللہ یہ ایام جلد گزر جائیں گے۔ اور باقی صرف کہانیاں رہ جائیں گی۔ کیونکہ جب گریہ و زاری انتہا تک پہنچ جاتی ہے۔ تو عرش سے رحمت اور نصرت کا پانی نازل کیا جاتا ہے ؛ خاکسار دوست محمد واقف زندگی قادیان

مرکز کے لازمی چندے فوراً بھجوائے جائیں

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے آجکل کے خاص تکلیف دہ حالات کے ماتحت قادیان کے علاوہ لاہور میں صدر انجمن احمدیہ کا مرکز قائم ہو چکا ہے یہاں بھی اور قادیان میں بھی غیر معمولی اخراجات ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے اخراجات درپیش ہیں۔ عام اخراجات بھی جو لازمی مرکزی چندوں سے وابستہ تھے پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ جب تک مرکزی لازمی چندے یعنی چندہ عام چندہ وصیت وغیرہ پہلے سے بڑھ کر اور زیادہ باقاعدگی سے وصول نہ ہوں ظاہر ہے کہ یہ کام چلائے نہیں جا سکتے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اب تک کام چل رہا ہے۔ مگر احباب جماعت کو اپنا فرض ان مشکل اوقات میں زیادہ قربانی اور باقاعدگی سے ادا کرنا چاہیئے۔ کچھ عرصہ سے چندوں کی آمد تقریباً بالکل بند رہی ہے۔ اس کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ گو مخلصین جماعت چندے بھیجنا چاہتے تھے۔ مگر سلسلہ ڈاک کے خراب ہونے سے بھیج نہیں سکے۔ اور رقوم ان کے پاس جمع ہیں۔ اس لئے مخلصین سے استدعا ہے۔ کہ اب چونکہ سلسلہ ڈاک درست ہو رہا ہے۔ جو چندے جمع ہوں وہ فوراً بھجوا دیں۔ اور مزید چندے جمع وصول کر کے جلد از جلد جس طریق سے مناسب ہو دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں بھجوا دیں۔ بے شک اس وقت خاص چندے بھی ضروری ہیں۔ مگر عام لازمی چندوں سے مرکز کے مستقل کام چلتے ہیں۔ اس لئے خاص ہنگامی چندوں کا مرکز کے لازمی چندوں پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ چاہتے ہیں کہ اگر کسی جگہ بذریعہ منی آرڈر وغیرہ رقم نہ بھیجی جا سکے۔ تو وہاں کی جماعت کے سیکرٹری مال خود آکر یا کسی معتبر کے ذریعہ جمع کرا دینے کا فوری انتظام کریں ؛

ناظر بیت المال

جماعت احمدیہ پر نازک وقت اور خدام الاحمدیہ

اٹھ کہ پھر ہنگامہ آرا ہے ہلالی کارزار
یاد کہ ہے پھر حشر زا آغوش وادی حجاز

از ملک منظور احمد صاحب فیض معتمد طیورہ ناصرہ

جماعت احمدیہ کی پچاس سالہ تاریخ گواہ ہے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی عظمت قائم کرنے کا عزم لے کر اٹھی اور اس کے حصول کی خاطر اس نے ہر قسم کی قربانیاں کیں اور کرتی رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس عرصہ میں جماعت پر کئی ایک کٹھن وقت آئے مگر خدا تعالیٰ کا فضل ہمیشہ اس جماعت کیساتھ رہا۔ خدا تعالیٰ نے اس پودا کو لگایا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ خود اس کی حفاظت نہ کرے مگر اس کے ساتھ ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو اکثر قربانیوں کا درس دیتے رہے چنانچہ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ

"ہم ابراہیم ثانی کی روحانی نسل سے ہیں۔ اور جب تک یہ روحانی تعلق قایم ہے۔ ہمیں کوئی نہیں مٹا سکتا یہ روحانی تعلق قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مثیل ثابت کرے اور اپنی جان کو دین کی خدمت کے لئے ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کرے اور اسے ایک بے حقیقت قربانی قرار دے پس جب تک ہماری جماعت کے دوست دین کے لئے قربانیاں پیش کرتے رہیں گے۔ جب تک وہ اسلام کی شمع پر پروانہ وار فدا ہونے کے لئے آگے بڑھتے رہیں گے۔ دنیا کی کوئی قوت اور کوئی طاقت ملکہ جیسا کہ میں بارہا کہہ چکا ہوں دنیا کی تمام طاقتیں اور تمام بادشاہتیں مل کر بھی ہم کو مٹا نہ سکیں گے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کو ابراہیم قرار دیا ہے اور تم ابراہیم کے روحانی فرزند ہو۔ اس لئے تم وہ کونے کا پتھر ہو کہ جس پر تم گرو گے وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ دنیا ہم کو ڈراتی ہے اور دھمکاتی ہے اور اپنی طاقت و قوت کا مظاہرہ کرتی ہے بے شک ہم کمزور ہیں اور ظاہری لحاظ سے ہمارا تباہ کرنا مشکل نہیں مگر انجام ہمارے ہاتھ میں ہے دشمن جتنا بھی ہم کو ڈبوئیں گے اتنا ہی ہم ابھریں گے جتنا وہ ہم کو نیچے پھینکنا چاہے گا۔ اتنا ہی ہم اونچا اٹھیں گے۔ جتنا وہ ہم کو قتل کرنا چاہیں گے خدا تعالیٰ اتنی ہی ہمیں نمایاں زندگی دے گا۔ بشرطیکہ ہم میں سے ہر ایک حضرت اسمٰعیل کا نمونہ بن جائے گا"

(خطبہ عید الاضحی۔ الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۷ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت اسمٰعیل کا نمونہ بننے کے لئے فرمایا ہے۔ مگر کتنے ہیں جنہوں نے اسمٰعیل بننے کی کوشش کی۔ آج وہ وقت آن پہنچا ہے جس کی برسوں سے انتظار رہتی اور آزمائش کی گھڑی ہم پر وارد ہو چکی ہے آج ہی وہ وقت ہے۔ کہ ہم اپنے پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت اسمٰعیل کی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اے احمدی نوجوانو! آج دین پر نازک دور آچکا ہے۔ خدا کا گھر خطرہ میں ہے اور ہمارا پیارا مرکز خطرہ میں ہے پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم خواب غفلت میں پڑے سوتے رہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کو اسلامی فوج کہہ کر پکارا ہے ہم ہی وہ فوج ہیں جس نے آج اسلام کے ناموس کی خاطر جنگ لڑنی [illegible]

ہندوستان کی سیاسی تقسیم سے مشرقی پنجاب کو بہت بھاری نقصان اٹھانا پڑا اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی مصلحت ہے اور یقیناً ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اب جماعت کو ترقی دینا چاہتا ہے۔ اور جماعت کو غلبہ دینا چاہتا ہے۔ ہر قوم پر ترقی سے پیشتر ایک نازک دور آیا کرتا ہے جس سے وہ گذر کر ترقی کے زینہ پر چڑھتی ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ احمدیت بھی اس نازک دور سے دوچار ہوتی اور جماعت اس امتحان سے گذرتی۔ چنانچہ قادیان اسوقت گھیرے میں ہے باقی علاقہ کی طرح حکومت اسے بھی خالی کروانا چاہتی ہے۔ مگر یہ کس طرح ممکن ہے جب خدا تعالیٰ نے قادیان کو آیندہ کے لئے اسلام کا مرکز قرار دے چکا ہے پس آج ہمیں ادیان کی حفاظت کرنی ہے۔ اے احمدی ماؤں! اس وقت تم پر بھی امتحان کی گھڑیاں وارد ہو چکی ہیں آج تم بھی اس ماں کا نمونہ بنو جس نے اپنے سات بیٹوں کو بلا کر کہا تھا کہ اس وقت اسلام کو ضرورت ہے جاؤ [illegible] اسلام کی خاطر [illegible] فتح پا کر واپس لوٹو ورنہ میرے گھر کا دروازہ تمہارے لئے بند ہے پس تم بھی اس ماں کی طرح پکار کر اپنے بیٹوں کو کہہ دو کہ ہم نے تمہیں دین کی خدمت کے لئے پرورش کیا ہے۔ اس لئے جاؤ [illegible] سینہ سپر ہو جاؤ کہ دشمن تمہارا [illegible] کا قائل ہو جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یاد رکھو! جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے وطن چھوڑتا ہے اسے وطن دیا جاتا ہے جو مال چھوڑتا ہے۔ اسے مال دیا جاتا ہے جو جان چھوڑتا ہے اسے جان دی جاتی ہے۔ اور جو وقت چھوڑتا ہے۔ اسے وقت اور لمبی عمر دی جاتی ہے"

خدا تعالیٰ کی بشارتیں ضرور انشاء اللہ پوری ہو کر رہیں گی یقیناً اور یقیناً خدا تعالیٰ ہمیں فتح اور ظفر دے گا۔ بے شک خدا تعالیٰ اپنے دین کی خاطر عزت دکھلائے گا۔ مگر ہم نے بھی اس سے کچھ عہد کر رکھا ہے اگر ہم اس وقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں کرتے۔ تو وہ وقت کب آئے گا۔ کہ جب ہم بھی صحابہ کرام کی طرح اس بات کا ثبوت دیں گے یاد رکھو! اصلی عزت خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں حاصل ہوتی ہے۔ پس اے اسلامی فوج کے جانباز سپاہیو! تم اس وقت اپنی پوری قوت میں ہو۔ تمہارے اندر اس وقت تازہ خون جوش مار رہا ہے۔ اس لئے آج حفاظت مرکز کی ذمہ واری تم پر عائد ہوتی ہے۔ آؤ! اور اس عظیم الشان جرنیل کی کمان میں جمع ہو جس کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا

اسلام اس وقت زیادہ دیر زوال پذیر نہیں رہ سکتا۔ وہ جلد بلند ہوگا۔ اور دنیا پر چھا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر کرتے ہوئے نہایت جلال کے ساتھ فرمایا کہ

"اسلام کا جھنڈا پھر سربلند ہوگا اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ اسلام کا جھنڈا دنیا پر لہرا نہ لے گا"

پس مبارک ہیں وہ جو اسے سربلند کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ اور بد نصیب ہے وہ انسان جو اس وقت قربانی سے دریغ کرتا ہے

اے خدا ہم کمزور ہیں۔ ہم نحیف ہیں تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ تو ہی ہماری سستیاں دور کر۔ ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز کر۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے پیارے آقا کے ہر لفظ پر لبیک کہنے والے ہوں۔

آمین۔ اللہم آمین

خیریت کی اطلاع مطلوب ہے

(۱) مولوی سراج الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ اور میٹر شمس الحق صاحب ابن مولوی سراج الحق صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی خیریت سے فوراً اطلاع دیں۔

امۃ الحفیظ بنت مولوی سراج الحق صاحب لاہور

(۲) بابو عبد الواحد صاحب کلرک پی ڈبلیو ڈی شملہ فوراً اپنی خیریت سے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ صوبیدار عبد الحمید صاحب احمدی مکان نمبر ۱۷/۵ B۔ ۲۰۴ چوک باوا سوند اسنگھ منٹگمری شہر

(۳) چوہدری اللہ بخش صاحب۔ مولوی رحمت اللہ صاحب اور چوہدری قدرت اللہ صاحب اترپور ضلع انبالہ تحصیل روپڑ فوراً اپنی خیریت کی اطلاع دیں۔

غلام فاطمہ بنت چوہدری اللہ بخش صاحب معرفت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جودھامل بلڈنگ لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) محمد آباد سٹیٹ کے عملہ پر تین ماہ سے مقدمہ چل رہا ہے۔ گیارہ احمدی دوست جیل میں ہیں احباب مقدمہ میں کامیابی اور باعزت رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) مکرم جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ نائیجیریا تیرہ برس تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مکرم مولوی عبد الخالق صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ کی معیت میں عنقریب واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب بخیریت واپس پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ (کراچی) کو جو نہایت مخلص خادم سلسلہ ہیں اقدام قتل کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ احباب جناب سید صاحب کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

ناصر احمد پال از کراچی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

امتحان کا وقت

از اعجاز نصر اللہ خان صاحب بی۔ اے واقفِ زندگی

ابتدائے نسل انسانی سے خدا تعالیٰ کا یہ قانون اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ چلا آیا ہے۔ کہ ان پر طرح طرح کے مظالم توڑے جاتے ہیں مگر آخر میں کامیابی انہی کے لئے مقدر ہوتی ہے اور خدا کا تائیدی ہاتھ آخر ان کی نصرت کے لئے کارفرما ہوتا ہے دنیا سمجھتی ہے۔ وہ مٹھی بھر انسانوں کو مٹا دے گی۔ بڑے بڑے سردار اور دنیاوی جاہ و حشمت کے مالک اس زعم میں ہوتے ہیں۔ اس ننھے سے پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ مگر خدا کے کارخانۂ قدرت میں اس کے لئے بڑھنا اور پنپنا ہی مقدر ہوتا ہے۔ وہ بڑھتا ہے اور اس کی شاخیں دنیا کے لئے رحمت کا موجب بن جاتی ہیں۔ جو اس کے مٹانے کے درپے ہوتے ہیں خود مٹ جاتے ہیں۔ اور دنیا پر اپنا نام لعنت کے دھبے میں ملفوف چھوڑ جاتے ہیں۔ خدا کی یہ سنت اس کے ہر برگزیدہ انسان کے لئے مخصوص ہے۔

حضرت ابراہیم نے اصنام سنگ و خشت کے خلاف خدا کے حکم سے آواز اٹھائی تو یہ دیکھ کر ... ان کو طرح طرح کی تکالیف دی گئیں ان کو آگ میں ڈالا گیا۔ مگر وہ آگ خدا ... سے گلزار بن گئی ان کی طاقت اس وقت کمزور تھی۔ اپنے ہی ہاتھ کے بنائے ہوئے بتوں کے سامنے ماتھا ٹیکنے والے سمجھتے تھے۔ کہ خدا کے ہاتھ سے بوئے ہوئے اس شجر کو بارآور ہونے سے روک سکیں گے۔ مگر ہوا کیا؟ یہ کہ حضرت ابراہیم کا نام عزت سے لینے کے لئے اور ان کا جور و جفا کے بندوں کے نام پر لعنت بھیجنے کے لئے آج تک نسلِ انسانی موجود ہے۔

ابراہیم پر درود بھیجنے کے لئے آج ... لوگ موجود ہیں۔ اور قیامت تک رہیں گے۔ مگر کوئی نہیں کہ جو علم بردارانِ کفر و گمراہی کے حق میں ایک لفظ بھی منہ سے نکالے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ شجر خدا کا قائم کردہ تھا اور خدا ہمیشہ اپنے بندوں کی مدد کیا کرتا ہے اور یہ کفار شیطان کے ہم آواز تھے۔ اور شیطان ایک کمزور ناتواں اور بے وفا ساتھی ہے۔

تاریخ نے اپنے باب کو پھر دہرایا۔ ... کا ایک اور جلیل القدر انسان حضرت موسیٰؑ ابنائے اسرائیل کو ان کے گناہوں سے پاک کرنے کے لئے مبعوث ہوا۔ رحمانی اور شیطانی قوتیں ایک دفعہ پھر ٹکرائیں۔ فرعون اپنے عروج پر تھا۔ اس کے ہاتھ میں حکومت، طاقت ثروت، افواج۔ پیروکار سبھی کچھ تھا۔ مگر موسیٰؑ کے پاس کیا تھا؟ صرف خدا کی مدد۔ فرعون نے اپنی تمام قوتوں سے کام لیا۔ حکومت کے ذریعہ جور و استبداد سے طاقت کے ذریعہ ... سے افواج کی جاہ و حشمت سے ڈرا کر۔ جادو کی طاقتوں غرض سب ذرائع اس نے استعمال کئے مگر ہوا کیا؟ یہی کہ خدا کی نصرت سے رحمانی قوتیں پھر کامیاب ہوئیں اور فرعون کیفرِ کردار کو پہنچا۔ موسےٰؑ کی عزت کرنے والے آج تک موجود ہیں۔ مگر کوئی ایسا ہے کہ جو فرعون کا نام بھی عزت سے لے؟

موسیٰؑ کے بعد حضرت عیسےٰؑ کو خدا نے مبعوث فرمایا۔ وہ کون سا دکھ تھا جو ان کو نہ دیا گیا۔ وہ کون سی تکلیف تھی جس کا تجربہ ان پر نہ ہوا۔ مگر اس ظلم و تعدی کا نتیجہ کیا یہ نکلا کہ عیسائیت دنیا سے ناپید ہو گئی؟ نہیں بلکہ خدا کی سنت ایک دفعہ پھر دہرائی گئی کفر اپنی تمام قوتوں سمیت شکست فاش کھا گیا۔ اور خدا کے بندے کی عزت قیامت تک ... قائم ہو گئی۔

اس کے بعد سرورِ کونین۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نزول مبارک ہوا۔ ہاں خدا کے اس بندے کا جس کے لئے یہ تمام جہان بنے۔ وہی محبوب خدا جو تمام انبیاء کا سردار قرار پایا۔ وہی فخرِ نسلِ آدم جس کی برابری کا شرف آج تک کوئی حاصل نہیں کر سکا اور نہ آئندہ ایسا مقدر ہے۔ کفر نے بھی اپنا سر اٹھایا اور پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے اس بندے اور اس کے دین کو مٹانے کے درپے ہوا۔ نماز پڑھتے ہوئے آپ کے سر مبارک پر گندگی پھینکی گئی۔ مسلمانوں کو کفار کے نیزوں کا شکار ہونا پڑا۔ چلچلاتی دھوپ میں تپتے ہوئے پتھر چھاتیوں پر رکھ کر ان کو عرب کے ریگستان کی ریت میں کھلے میدان میں لٹایا گیا۔ اور آخر ان کو ان کے وطن عزیز یعنی مکہ سے ہجرت کرنا پڑی کفار کے پاس جتھہ تھا۔ قوت تھی سب کچھ تھا۔ مگر مسلمانوں کے پاس صرف ان کا خدا تھا۔ پھر وہی ہوا جو خدا کی سنت ہے۔ خدا کے بندے کامیاب ہوئے اور تمام دنیا پر چھا گئے۔ خدا کے وعدے پورے ہوئے جو اس نے اپنے بندے کے ساتھ کئے تھے۔ کفر ذلیل و خوار ہوا اور اسلام کا شجر تمام دنیا کے لئے رحمت کا سامان بن گیا۔

خدا کی سنت یہی ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کی مدد تکالیف کے بعد کیا کرتا ہے اور ان کا امتحان لے کر ان کی نصرت کو آتا ہے۔ ابراہیمؑ کو کامیابی ہوئی مگر ظلم سہنے کے بعد۔ موسےٰؑ کی مدد خدا نے کی۔ مگر جب وہ فرعون کی چیرہ دستیوں کا مزہ چکھ چکے تھے۔ عیسےٰؑ کی قوم کامیاب ہوئی۔ مگر جور و استبداد کا نشانہ بننے کے بعد۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا دین سب پر غالب آیا۔ مگر کفار کا تختۂ مشق بننے کے بعد وہ خدا جس نے ان سب کی مدد کی آج بھی زندہ ہے۔ اس کے پاس سب قوتیں موجود ہیں۔ وہ آج بھی چشم زدن میں لشکر کفار کو مٹا سکتا ہے۔ اور وہ اب بھی اپنے بندے کی مدد کی طاقت رکھتا ہے۔ مگر ضرور تھا کہ ہم بھی اس امتحان اور مصائب کے زمانہ سے گزرتے جن سے اس سے پہلے برگزیدہ انسان گذرتے رہے۔ اور ان حالات کا مقابلہ ویسے ہی کرتے جیسے وہ کرتے رہے ان پر ظلم ہوتا تھا وہ قربانی کرتے ان پر جفا ہوتی تھی۔ وہ خدا سے دعائیں کرتے تھے۔

آج بھی کفر بڑے شد و مد کے ساتھ خدا کے بندوں کو مٹانے کے درپے ہے۔ مگر اس کا حشر وہی ہوگا۔ جو آج سے پہلے خدا کے دین کے دشمنوں کا ہوتا رہا۔ خدا اسی طرح اپنے بندوں کی مدد کو آئے گا۔ مگر ہم کو بھی وہی کرنا چاہیئے جو ان حالات میں وہ قومیں کرتی رہیں۔ جن کا مثیل ہونے کا دعوٰی ہمارے پیارے آقا و رہنما حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تھا اگر ہم ایسا کرتے چلے جائیں اور جماعت ... کی رضا کے طالب ہوں۔ اور اس ... کوشش کریں تو وہ آج بھی ہماری مدد کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ اپنے دین کو بڑھائے گا۔ وہ ہر طرح سے اس کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا کیوں کہ یہ اس کے ہاتھ کا لگایا ہوا شجر ہے اور خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے شجر کبھی مرجھایا نہیں کرتے۔ بلکہ بڑھنا اور پھلنا پھولنا ہی ان کے مقدر میں ہوتا ہے۔ بلائیں اور مصائب خدا کے بندوں پر آیا کرتے ہیں تا کہ ان کو اپنے فرضِ منصبی کا احساس دلا سکیں جیسا کہ حضرت المصلح الموعود نے فرمایا ہے

سونا جب آگ میں پڑتا ہے تو کندن ہو کے نکلتا ہے

اس لئے آپ بھی ارادہ کر لیں کہ آپ نے اس آگ سے کندن بن کے نکلنا ہے اور اس گندگی کی طرح نہیں رہ جانا جو سونے کو پگھلنے پر اس سے ایک بے ضرورت شے کی طرح ...

سوئٹزرلینڈ میں پہلی عید الفطر

(از جناب غلام احمد صاحب بشیر مجاہدِ اسلام سوئٹزرلینڈ)

گزشتہ سال ہم نے عید الضحٰے صرف تینوں نے ہی جھیل کے کنارے ادا کی تھی۔ مگر اس سال تو عید الفطر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اپنے مکان پر ادا کی اور اس موقعہ پر بعض مصری اور عراقی دوست بھی تشریف لائے جو انگریزی سمجھتے تھے برادرم مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے امیر المبلغین نے دس بجے عید کی نماز پڑھائی اس کے بعد قریباً پونہ گھنٹہ انگریزی میں خطبہ دیا جس میں بتایا کہ ہماری عید اس عبادت کے پورا کرنے کی خوشی میں ہے۔ جو رمضان کے روزوں کے رنگ میں ہم نے حتی المقدور کی ہے۔ اسلام کی یہ بہت بڑی خوبی ہے۔ کہ وہ اپنے متبعین کو خوشی منانے کے طریق بھی بتاتا ہے اور ہر موقعہ پر رہنمائی کرتا ہے آپ نے بتایا۔ کہ یہ عید اسلامی مساوات کا نمونہ پیش کرتی ہے اس وقت اور آج کے دن قریباً تمام دنیا میں مسلمان اس کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ اور یہ وہ اخوت اور برادری ہے کہ جو اس وقت دنیا کی نجات اور موجودہ مشکلات سے بچانے کا ذریعہ ہے جب تک دنیا اس برادری میں شامل نہیں ہوگی اس کے لئے آرام اور راحت کا سانس لینا مشکل ہے آپ نے بتایا کہ آئندہ آنے والی نسلیں ان لوگوں پر ہنسیں گی۔ کہ انہوں نے کس طرح اسلام کی شاندار تعلیم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ ہنسیں گے انکے عذرات پر کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا مشکل ہے۔ پھر آپ نے بتایا کہ اگرچہ اس وقت اسلام کی حالت کسمپرسی کی حالت ہے مگر یہ ہمارے لئے ناامید کرنے کا موجب نہیں کیونکہ بانی اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے اس کے متعلق خود ہی فرما دیا تھا کہ مسلمانوں کی حالت خراب ہو جائیگی اور اللہ تعالےٰ امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمائیگا جو پھر اسلام کو نئے سرے سے تازہ کریگا اور اسلام پھر اپنی پوری شوکت کیساتھ دنیا میں بڑھے گا اور تمام اقوام اسی جھنڈے کے نیچے جمع ہونگی سو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کیمطابق حضرت احمد علیہ السلام کو مبعوث فرما دیا ہے اور آج اسلام پھر نئے سرے سے کفر کے قلعوں پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ جب سعید روحیں اس چشمۂ حیات کیطرف دیوانہ وار زندگی کا پانی لینے کیلئے دوڑیں گی

... علیحدہ کر دیجاتی ہے نمازیں اور دعائیں ہی آپکی نجات کا ذریعہ ہیں آپ انکو استعمال کریں اور خدا کی مدد کے منتظر رہیں کیونکہ وہ ایسا دوست ہے جو اپنے دوست کو بھولا نہیں کرتا۔ اسکی مدد سب مددوں سے زیادہ بہتر ہے اور اسکی قوت سب قوتوں سے بڑھکر ہے

پس ہمکو چاہیئے کہ اس زمانہ ابتلا میں قربانیاں کریں اور دعائیں کریں۔ کیونکہ اسی میں ہماری نجات

سرحد کے معدنی ذرائع پاکستان کو زبردست طاقت بنا دیں گے

پشاور یکم اکتوبر۔ شیخ عبدالحمید وزیر ترقیات صوبہ سرحد نے ایک بیان میں فرمایا کہ اگر صوبہ سرحد کے معدنی ذرائع سے اچھی طرح فائدہ اٹھایا جائے تو پاکستان مستقبل قریب میں دنیا کی بڑی طاقت بن سکتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ صوبہ میں بہت سی معدنیات ہیں۔ لیکن ابھی تک انہیں دریافت کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

کوہاٹ کی نمک کی کان دنیا میں سب سے بڑی کان ہے۔ جس رفتار سے نمک نکالا جا رہا ہے اس کے پیش نظر نہایت وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ کان کبھی ختم نہ ہو گی سالانہ نکاس پانچ لاکھ من کے قریب ہے۔

دوسری معدنیات جن سے تجارتی فائدہ ہو سکتا ہے ان میں سے پوٹاشیم کلورائٹ بھی ہے جس کی کانیں بہادر خیل میں ہیں۔ گندھک اور کھریا مٹی کی کانیں کوہاٹ میں ہیں۔ نمک اور لوہے کی کانیں وزیرستان میں، کوئلہ کی کانیں ایبٹ آباد میں کھریا مٹی اور سچی تو تقریباً کئی جگہ پائی جاتی ہے۔ حال ہی میں گدر پور ضلع ہزارہ میں ابرق اور زبرجد کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔

صوبہ میں طاقت آبی کی سپلائی بھی بہت زیادہ ہے۔ صوبہ سرحد کے دریاؤں میں کئی جگہ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ دریائے صوات پر جو ملاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم زیر تعمیر ہے۔ اس سے تقریباً ۱۰ ہزار کلو واٹ کی بجلی تیار ہو گی اس کے علاوہ ۲۰۰۰ کلو واٹ بجلی تیار ہو گی خیال ہے کہ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے تحت ایبٹ آباد تک نہ صرف نجی بلکہ صنعتی ضروریات کے لئے بھی برقی رو مہیا کی جا سکے گی

تقسیم غلہ کی دوکانات ریلوے روڈ۔ لاہور

لاہور یکم اکتوبر۔ تھانہ گوالمنڈی کے علاقے میں ریلوے روڈ پر دوکانات کے لئے مطبوعہ فارموں پر درخواستیں ۶ ماہ حال بروز سوموار تک بنام جناب ایم محمود صاحب جنرل اسسٹنٹ ٹریڈرز بنک بالمقابل بدوز سینما ریلوے روڈ ساڑھے دس بجے صبح سے شام کے چار بجے تک پہنچ جانی چاہئیں۔ دکانیں پناہ گزین اور صرف ان مقامی تاجروں میں جن کی دکانیں جل چکی ہیں تقسیم کی جائیں گی۔ دیگر شرائط وغیرہ کا نوٹس ٹریڈرز بنک کے باہر دیکھا جا سکتا ہے۔

سپلیمنٹری امتحانات کے لئے داخلے کے فارم

لاہور یکم اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اکتوبر، نومبر اور دسمبر ۱۹۴۷ء میں ہونے والے امتحانات میں شریک ہونے والے امیدواروں کے داخلہ کے فارموں اور فیس داخلہ کی رسید گی کے لئے ۱۵ اکتوبر آخری تاریخ مقرر کی ہے۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے ایک اعلان میں بتایا کہ پرائیویٹ اور ملحقہ کالجوں کے طلباء جو مختلف سپلیمنٹری امتحانات میں شریک ہونے کے مجاز ہیں ۱۵ اکتوبر تک اپنے داخلہ کے فارم اور داخلہ کی اجازت کے فارم بھیج سکتے ہیں انہیں لیٹ فیس ادا نہیں کرنا پڑے گی۔

پاکستان بین الاقوامی امن کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے گا

اتحادی جمعیت اقوام کے اجلاس میں سر ظفر اللہ خاں کا اعلان

نیویارک۔ یکم اکتوبر۔ اتحادی جمعیت اقوام میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے قائد سر محمد ظفر اللہ خاں نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر سخت افسوس کا اظہار کیا کہ بڑی طاقتیں باہم متفق نہ ہو سکیں۔ پاکستان کو اتحادی جمعیت اقوام کا رکن بنائے جانے پر اظہار خیال کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خاں نے کہا کہ پاکستان ایک لحاظ سے موجودہ اور سابقہ اتحادی جمعیت اقوام کے بانیوں اور معاہدہ ورسیلز کی شرائط پر دستخط کرنے والے ممالک میں سے ہے، دوسری جنگ عالمگیر کو ختم ہوئے دو سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے، اس کے باوجود دنیا امن کی جستجو میں سرگرداں نظر آتی ہے۔ وہ تمام بڑی قومیں جو جنگ جیتنے کے لئے متحد ہو گئی تھیں۔ اب امن کی بنیادیں استوار کرنے کے مسائل کے متعلق کامل طور پر متحد و متفق ہونے کے نااہل دکھائی دیتی ہیں۔ میں اپنی حکومت کی طرف سے اتحادی جمعیت اقوام کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان مختلف اقوام عالم کے مابین خوشگوار مراسم پیدا کرانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرنے کو تیار ہے۔ اس وقت انسانیت جن گوناگوں مصائب سے دوچار ہے۔ حکومت پاکستان ان کے خاتمہ کے لئے ہر امکانی کوشش کرے گی۔ تاکہ دنیا میں عوام کا معیار زندگی بلند ہو سکے اور ہر کہیں آزادی، مساوات اور رواداری کا دور دورہ ہو جائے۔

اتحادی جمعیت اقوام کی صف میں پاکستان کی شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خاں نے کہا کہ کچھ عرصہ پہلے تک پاکستان ہندوستان کا ایک حصہ تھا۔ اس حیثیت میں وہ قدیم جمعیت اقوام کا بھی رکن تھا اور اس لحاظ سے اسے معاہدہ ورسیلز پر دستخط کرنے والے ممالک کے زمرہ میں بھی لیا جا سکتا ہے۔ میں نے ہی نومبر ۱۹۳۰ء میں جمعیت اقوام کے آخری اجلاس منعقدہ جنیوا میں ہندوستانی وفد کی قیادت کی تھی۔ ہندوستان کا ایک حصہ ہونے کی حیثیت میں پاکستان نے ۱۹۴۵ء میں سان فرانسسکو کانفرنس میں شرکت کر کے اتحادی چارٹر کی دفعات پر دستخط کئے۔ لہذا اب پاکستان کو اتحادی جمعیت اقوام کا نئے سرے سے رکن بنانا محض ایک رسمی کارروائی ہے۔ سر ظفر اللہ خاں نے آخر میں کہا کہ پاکستان اتحادی جمعیت اقوام کی خامیوں سے پوری طرح آگاہ ہے لیکن وہ بین الاقوامی تعاون، آزادی، مساوات اور انتہائی رواداری کی توسیع کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے گا۔ ہمیں یقین ہے۔ اتحادی جمعیت اقوام کے سیاسی اقتصادی اور سماجی میدان میں انسانیت کی وجہ نجات ہو سکتی ہے۔ لہذا ہماری تمام کوششیں اس تنظیم کے استحکام کے لئے وقف رہنا ضروری ہیں اور پاکستان اس سلسلہ میں اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں دوسری کسی طاقت سے پیچھے نہیں رہے گا۔

فسادات کے بارے میں حکومت پاکستان کی اپیل

لندن۔ یکم اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں برطانوی حکومت اور دیگر نو آبادیات سے جو اپیل کی تھی حکومت برطانیہ اس پر ہمدردانہ غور کر رہی ہے۔

عام طور پر یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے حکام ہی باہمی گفت و شنید سے فرقہ وارانہ بدامنی کا کوئی احسن حل سوچ سکتے ہیں۔ حکومت پاکستان اور ہندوستان کی طرف سے ارسال کردہ یادداشتوں کے متعلق کینیڈا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کی حکومتوں کا رد عمل ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن آسٹریلوی وزیر اعظم نے بتایا ہے کہ وہ دیگر نو آبادیات اور آسٹریلوی ہائی کمشنر مقیم دہلی سے نامہ و پیام کر رہے ہیں۔

فرنٹیئر میل وزیر آباد اور پشاور کے درمیان چلے گی

لاہور یکم اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ دریائے راوی میں خوفناک سیلاب آنے کے باعث بادامی باغ اور شاہدرہ باغ کے درمیان ریلوے لائن کے چند پل ٹوٹ گئے ہیں۔ اس لئے لاہور اور پشاور کے درمیان چلنے والی فرنٹیئر میل عارضی طور پر وزیر آباد اور پشاور کے درمیان چلے گی۔ خانیوال اور وزیر آباد کے درمیان بھی ایک گاڑی چلانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس طرح لاہور سے خانیوال بذریعہ کراچی میل اور خانیوال سے وزیر آباد بذریعہ ۴۳ اپ اور ۴۴ ڈاؤن تعلق قائم کر دیا گیا ہے۔

کیا لارڈ لوئی مونٹ بیٹن انگلستان جائیں گے؟

لندن یکم اکتوبر۔ یہاں کے بعض حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں جہاں وہ مشرقی پنجاب کے فسادات کے متعلق اپنی رپورٹ برطانوی وزارت کے سامنے رکھیں گے۔ ابھی تک کسی سرکاری حلقے نے اس خبر کی تردید نہیں کی۔

مشترکہ ڈیفنس کونسل کا اجلاس

دہلی یکم اکتوبر۔ مرکزی ڈیفنس کونسل کا ایک طویل اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن نے سرانجام دیئے۔ اس اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علیخاں ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل، سردار بلدیو سنگھ، میاں افتخار الدین سپریم کمانڈر سر کلاڈ آکنلک، ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر زاہد حسین اور کئی دیگر اصحاب نے شرکت کی۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے پنڈت نہرو اور مسٹر نیوگی سے بھی فرداً فرداً ملاقاتیں کیں۔ لارڈ مونٹ بیٹن ان ملاقاتوں کے وقت موجود تھے۔ ان ملاقاتوں میں مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب سے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو نکالنے اور دیگر متعلقہ مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا۔

کل وزیر اعظم پاکستان اپنی اہلیہ کے ہمراہ راولپنڈی جائیں گے جہاں وہ گورنر سرحد وزیر اعظم سرحد اور پاکستان کے کمانڈر انچیف سے ملاقات کریں گے وہ پاکستان کی ڈیفنس کونسل کے اجلاس میں بھی شرکت فرمائیں گے۔ اور جمعہ کو واپس لاہور پہنچ جائیں گے۔ مسٹر نیوگی اتوار کو دہلی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔

لارڈ اسمے کا عزم لندن

دہلی یکم اکتوبر۔ ہندوستانی گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن کے نمائندہ خصوصی لارڈ اسمے جمعہ کو دہلی سے لندن روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ حکومت برطانیہ کو ہندوستان کی فرقہ وارانہ صورت حال سے آگاہ کریں گے۔

مغربی پنجاب کے دیہات پر حملے

لاہور یکم اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ آج بھی مشرقی پنجاب سے ضلع لاہور کے دیہات پر حملے کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر پولیس نے فائرنگ کر کے حملہ آوروں کو بھگا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً ۷۰ سکھوں نے مغربی پنجاب کے حدود میں موضع کھرکی پر حملہ کیا۔ مگر پولیس نے فوراً موقع پر پہنچ کر گولی چلا دی۔ اس پر سکھ بھاگ گئے۔ اسی طرح کا ایک حملہ ایک اور گاؤں پر کیا گیا۔ تیسرا حملہ بار بری سکھوں نے پولیس کی چوکی پر کیا۔ پولیس نے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ تقریباً تین گھنٹہ تک گولیوں کا تبادلہ ہوا۔ بالآخر حملہ آور لوگ فرار ہو گئے۔ مغربی پنجاب کی پولیس کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

جہلم، سرگودھا، ڈیرہ غازی خاں اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں بالکل امن رہا۔ البتہ راولپنڈی میں ایک شخص کو چھرا گھونپا گیا۔

مغربی پنجاب کے نئے انسپکٹر جنرل سول ہسپتال

لاہور یکم اکتوبر۔ میجر ایس۔ ایم۔ کے۔ ملک اب ڈاکٹر ایم۔ اے۔ ایچ صدیقی کی جگہ مغربی پنجاب کے سول ہسپتالوں کے انسپکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔

ایرانی تیل کے چشمے اور جنگ

طہران یکم اکتوبر۔ ایران کے ڈائرکٹر جنرل آف پراپیگنڈا نے آج طہران ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایرانی تیل کے چند چشموں کے باعث دنیا میں جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ اب کوئی ہٹلر نہیں ہے جو دوسرے ممالک کے ذرائع پر غاصبانہ قبضہ کرنے کا مذموم ارادہ رکھتا ہو۔

غیر مسلموں کو از سر نو آباد کرنے کی مہم

جہلم یکم اکتوبر۔ مرکزی حکومت پاکستان کے وزیر خوراک راجہ غضنفر علی خاں نے آج تقریر کرتے ہوئے مغربی پنجاب میں غیر مسلموں کو از سر نو آباد کرنے کی مہم کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت ضلع کے طول و عرض میں بدامنی اور خلاف قانون کارروائیوں کے قطعی خاتمہ کا تہیہ کر چکی ہے تا کہ اقلیتیں یہاں پر امن کی فضا میں سانس لے سکیں۔ حکومت پاکستان اقلیتوں کو اپنے قدیم آبائی ٹھکانوں میں پھر سے بسانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حکومت پاکستان اپنے تمام ذرائع سے ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنائے گی۔ اور وہ رستہ میں کسی طاقت کو مزاحم نہیں ہونے دے گی۔

پاکستان اور ہندوستان میں رائل ایئر فورس کے اڈے

کراچی یکم اکتوبر۔ حکومت برطانیہ نے پاکستان اور ہندوستان سے درخواست کی ہے کہ اسے ان نو آبادیات میں رائل ایئر فورس کے اڈے تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے۔

لاہور کے ہندوؤں کے خلاف مقدمہ

بیروت یکم اکتوبر۔ آج لاہور کے دو ہندوؤں مسٹر چرنجی لال اور مسٹر شیو رام کے خلاف سیشن جج ملک فتح خان کی عدالت میں دفعہ ۳۰۰ کے ماتحت مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ملزمان ضمانت پر رہا تھے۔ لیکن حاضر عدالت نہ ہوئے۔ لہذا مقدمہ کی سماعت ملتوی کر دی گئی۔

تقسیم مسئلہ فلسطین کا کوئی حل نہیں

بیروت یکم اکتوبر۔ لبنان کے وزیر خارجہ مسٹر مارنگی نے عرب ممالک کی طرف سے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تقسیم فلسطینی مسئلہ کا کوئی حل نہیں۔ فلسطین میں [illegible] جمہوری حکومت قائم کر دینی چاہیے جس میں یہود کو پورے حقوق شہریت حاصل ہوں۔ تقسیم فلسطین ملکی مسائل کو زیادہ پیچیدہ بنا دے گی۔

مریضوں کے لئے کتابیں اور رسالے

لاہور یکم اکتوبر۔ وائی ایم سی اے لاہور کے جنرل سیکرٹری کا اعلان مظہر ہے کہ ہسپتالوں کے مریضوں کے لئے نئی اور پرانی کتابوں اور رسالوں (انگریزی اور اردو) کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا یہ کتابیں اور رسائل وائی ایم سی اے میں دن کے کسی وقت بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جاتے ہیں۔

اگر پاکستان میں مسلمانوں نے زیادتی کی ہے تو ہندوستان میں غیر مسلموں نے بھی کمی نہیں کی

ہندوؤں اور سکھوں کی بربریت کا علی الاعلان اعتراف

پنڈت نہرو کی تقریر

دہلی یکم اکتوبر۔ منگل کو ایک پبلک جلسے میں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نظم و نسق کی باگ ڈور جب تک میرے ہاتھ میں ہے۔ میں ہندوستان کو ہندو ریاست نہیں بننے دوں گا۔ یہ جلسہ امن عامہ کے قیام کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا تھا۔ اور اپنی نوعیت کا پہلا جلسہ تھا اور اس میں عوام کے علاوہ ملوں اور کارخانوں کے مزدوروں کا بے پناہ ہجوم موجود تھا۔ آپ نے کہا جب سے میں نے اس عہدے کا چارج سنبھالا ہے۔ میں لوگوں کو قتل و غارت سے باز رکھنے ہسپتالوں اور کیمپوں کا معائنہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکا۔ ملک کی بہتری اور خوشحالی کے لئے ہم نے جو منصوبے تیار کئے تھے۔ وہ سب کے سب بالائے طاق رکھے رہ گئے۔ عوام کے نمائندہ کی حیثیت سے مجھ سے جب بھی مطالبہ کیا جائے گا میں اپنے عہدے سے علیحدہ ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر آپ نے میرے ساتھ موافقت نہ کی اور آپ کا تعاون میرے شامل حال نہ رہا تو میرے لئے مستعفی ہو جانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ تا کہ مستعفی ہو کر میں بھی ایک ایسی ریاست کی تعمیر کے لئے لڑتا رہوں جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہر شخص کو یکساں شہری حقوق حاصل ہوں۔

آپ نے کہا میں اس حقیقت کا معترف ہوں کہ مسلم لیگ نے ہندوستان کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اگر یہ ہماری راہ میں حائل نہ ہوتی تو ہم کبھی کے آزاد ہو گئے ہوتے مسلمانوں کی تعداد کثیر غداری اور بے وفائی کی مرتکب ہوئی ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے اپنے وطن سے غداری کی ہے سنگین سزا کے مستحق ہیں۔ لیکن ہم ان ہندوؤں اور سکھوں کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جن سے گذشتہ ایام میں بربریت کی حرکات سرزد ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں ایسے غیر مسلم موجود ہیں۔ جو سرگرمی سے برطانیہ کی مدد کرتے رہے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے لئے کیا سزا تجویز کریں گے۔ حقیقی غدار وہ ہیں جو قوم کے امن کو تباہ کر رہے ہیں۔ اور اپنے وطن کو برباد و دیوالیہ بنا رہے ہیں۔

آپ نے کہا میں جانتا ہوں۔ پاکستان میں لوگوں نے ظلم کیا۔ میں بے بس اقلیتوں کی حفاظت کے لئے حکومت پاکستان کے خلاف سخت قدم اٹھانے پر تیار تھا۔ لیکن بعینہٖ اسی قسم کے واقعات غیر مسلموں کی طرف سے ہندوستان میں ہوئے ہیں۔ ان واقعات نے مجھے بے دست و پا کر دیا ہے۔ میں کس منہ سے حکومت پاکستان کے خلاف کوئی کارروائی کر سکتا ہوں۔

غیر مسلموں کی بربریت کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جن فوجوں کو میں بے بس اقلیتوں کی حفاظت کے لئے پاکستان میں مارچ کرنے کا حکم دیتا وہ ہسپتالوں اور کیمپوں کی حفاظت کے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ فسادات کی وجہ سے ملک کے تمام مزدور بیکار ہو چکے ہیں۔ آپ کی بیکاری کا ہر لحظ ملک کو کمزور تر بنا رہا ہے۔ اگر آپ کی توجہات تباہ کاری پر مرکوز رہیں تو ملک کے بلند عزائم پورے نہیں ہو سکیں گے۔ آج آپ کی آزادی خطرے میں ہے۔ اگر آپ کو یہ واقعی عزیز ہے تو آپ قانون اور ضابطے کی پیروی کرنے کے لئے دن رات مصروف عمل رہئے۔ اگر آپ کی حکومت، وفادار شہریوں کی حفاظت کا سامان بھی مہیا نہ کر سکی تو ایسی حکومت لایعنی ہے۔

مشرقی پنجاب کے مختلف حصوں میں مسلمان پناہ گزینوں کی تلاشیاں

لاہور یکم اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کے مختلف حصوں سے اس مضمون کی شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ جگہ جگہ مسلمان پناہ گزینوں کے سامان کی تلاشی لی جاتی ہے اور پاکستان آنے والے مسلم پناہ گزینوں کو اس طرح تنگ کیا جاتا ہے۔ چند روز قبل کالکا سے پناہ گزینوں کی جو سپیشل ٹرین لاہور پہنچی تھی۔ اس کے ساتھ سامان کی دو بوگیاں نہیں پہنچیں۔ مسافروں نے بتایا ہے کہ کالکا میں ریلوے حکام نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ سامان کے بغیر گاڑی پر سوار ہوں۔ اب ایسی خبروں کو سرکاری حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر فیروزپور نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے مطابق مسلم پناہ گزینوں کو اپنے ہمراہ سامان لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

برطانوی خون پاکستان کے پناہ گزینوں کے لئے

لندن یکم اکتوبر۔ سکوب سروس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسلمان پناہ گزینوں کے لئے خشک اور سیال خون انگلستان سے آ رہا ہے۔ جسم میں خون داخل کرنے کے خاص آپریشن اور مکمل بوتلیں بھی وزارت حفظان صحت کے محکمہ اور خالی خون کی طرف بھیجی جا رہی ہیں۔ محکمہ او خالی خون کے کئی مرکز نے عوام سے "مزید خون" کے لئے اپیل کی ہے۔

موٹر کاروں میں ڈاکٹر و نرسیں دیہات کا چکر لگا رہے ہیں اور لوگوں سے اپیل کر رہے ہیں کہ وہ پناہ گزینوں کی امداد کے لئے خون دیں۔ کیونکہ اس وقت خون کی اشد ضرورت ہے۔

بھوک اور نقاہت کی وجہ سے سینکڑوں پناہ گزینوں کی ہلاکت

لاہور یکم اکتوبر۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسلم پناہ گزینوں کے پیدل قافلے ہندوستان سے نہایت خستہ حالت میں پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں۔ پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ ہزاروں پناہ گزین محض نقصان اور فاقوں کی وجہ سے راستہ میں گر کر مر گئے ہیں۔ جو لوگ سرحد پار کر کے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ان میں سے سینکڑوں پناہ گزین نقاہت کی وجہ سے موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ مشرقی پنجاب کی حکومت مسلمان پناہ گزینوں کو کافی تعداد میں غذا بہم نہیں پہنچا رہی ہے۔ مغربی پنجاب کی حکومت فوری طور پر آٹے چاول اور گیہوں کی پندرہ سو بوریاں اور ایک سو من نمک مشرقی پنجاب کے مسلم پناہ گزینوں کے لئے بھیجنے کا انتظام کر رہی ہے۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پانچ دن کے اندر اندر مسلم پناہ گزینوں کو وسیع پیمانہ پر امداد پہنچانے کا انتظام کر دیا جائے گا۔

وزیری قبائل کی پیشکش

پشاور یکم اکتوبر۔ وزیری قبائل کے نمائندوں نے حکومت پاکستان کی خدمت میں پیشکش کی ہے کہ وہ پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر گاندھی اور نہرو کی خدمت میں احتجاجی تار

بارہ مولا (کشمیر) ۲۔ اکتوبر۔ میاں محمد یوسف پلیڈر بارہ مولا سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان کے صلح جو امن پسند احمدیوں کے خلاف فوج اور پولیس کے نازیبا سلوک سے یہاں سخت پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ اس سلوک کے خلاف احتجاج کے طور پر مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو کی خدمت میں تاریں ارسال کی گئی ہیں۔

"درست آباد" اور "فردوس" میں زلزلہ

طہران یکم اکتوبر۔ کل رات سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ روسی سرحد کے قریب صوبہ خبر رساں کے ایک شہر درست آباد میں شدید زلزلہ آیا۔ جس سے ایک سو بیس افراد جاں بحق ہو گئے اور تین کے قریب افراد لاپتہ ہیں۔ ان کے متعلق بھی یہی قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔

اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ زلزلے کو آئے تین دن ہو گئے۔ لیکن چونکہ مواصلات کے تمام ذریعے منقطع رہے اس لئے اطلاع نہ مل سکی۔

اسی صوبے کے ایک اور قصبے فردوس سے بھی نقصان جان کی اطلاعیں آئی ہیں۔

ریاست سوات کا مہاراجہ کشمیر سے مطالبہ

پشاور یکم اکتوبر۔ ریاست سوات نے ایک دوستانہ نوٹ ریاست کشمیر کو ارسال کیا ہے۔ جس میں مہاراجہ صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کسی آبادی میں شامل ہونے سے پہلے اسی فیصدی مسلم آبادی کے جذبات کا احترام کریں۔